منقبت امام حسن عسکریؑ

امتیاز الشعراء مولوی سید محمد جعفر قدسی جائسی

ہو مجھے کس لئے سودائے صنم خانۂ چیں
میرا دلدار، حسینوں میں ہے بے مثل حسیں

گلبدن، غنچہ دہن، آئینہ تن، جان چمن
کم سخن، عہد شکن، تیر فگن، دشمن دیں

برق وش، برق ادا، برق نظر، برق خصال
ماہ رو، ماہ لقا، ماہ ضیا، ماہ جبیں

خود نما، ہوشربا، شوخ نگہ، زہرہ جمال
چمن آرا، سمن اندام، ستمگر، خودبیں

بیوفا، دشمن جاں، فتنۂ محشر، سفاک
سنگدل، بانی بیداد، جفاکیش، حسیں

عشوہ زا، ہرزہ درا، ظلم پسند، آہو چشم
نازنیں، جان جہاں، سروراں، پردہ نشیں

ہاں بھی کہتے ہیں، کبھی جب تو نہیں ہے گویا
تذکرہ کیا ہے نہیں کا، کہ نہیں تو ہے نہیں

بل پہ بل ابروؤں پر آئیں کسی شوخ کے پھر
ناز سے کوئی ستمگار ہو پھر چیں بہ جبیں

چارہ ساز دل بیمار محبت بھی ہے
نگہ ناز چھری اور کٹاری ہی نہیں

اعتبار نظر عشق نہیں ہے تو نہ ہو
حسن کہتا ہے کہ دنیا میں نہیں تم سا حسیں

کون سی بات ہے جو شوخیوں سے خالی ہے
کون سا جلوہ ہے جو صاعقۂ طور نہیں

ہر ادا یار کی محبوب دل عاشق ہے
برق چمکائے تبسم سے کہ ہو چیں بہ جبیں

ناز جانا نہ اسے سمجھوں کہ انداز ستم
ہاں نہیں لب پہ اگر آج نہیں بھی تو نہیں

دل ہے اور اس بت مہوش کا تصور دن رات
نگہ شوق میں ہر وقت وہی روئے حسیں

دل کی توقیر کوئی اہل نظر سے پوچھے
دل وہ منزل ہے جہاں اُن کے سوا کوئی نہیں

دل گھر ان کا ہے وہ دل پر ہی ستم ڈھاتے ہیں
وہ مکاں خاک رہے جس سے ہو بیزار مکیں

وائے محرومی و ناشادی و ناکامیٔ دل
حسرتیں دل کو جو تھیں ہائے وہ سب دل میں رہیں

وائے آشفتگیٔ بخت دل آشفتہ
دل کی کچھ قدر ستمگر کی نگاہوں میں نہیں

دلربا ہوگیا آمادۂ بربادیٔ دل
وائے تقدیر دل شیفتہ و زار و حزیں

ہائے اس دل نے مجھے تو نہ کہیں کا رکھا
کیا کرے کیا نہ کرے کوئی دل افگار و حزیں

بزم ایجاد میں ہر شخص کو حاصل ہے سکوں
ایک میں ہوں کسی پہلو جسے آرام نہیں

آسماں دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں
الغیاث اے شہ خورشید علم، سرور دیں

سرّ حق، آئینۂ شان خداوند جلیل
شرف عز و شرف، عزت قدر و تمکیں

فخر ہاشم، شرف عبد مناف، اکرم خلق
جان طہٰ، قمر فاطمہ، روح یٰسیں

محرم راز خدا، محمل علم باری
مظہر رحمت ربّانیہ، داور تمکیں

وجہ ایجاد گل و گلشن و رنگ و نکہت
باعث خلقت مہر و مہ و افلاک و زمیں

مشعل راہ رضا، مہر عرب، ماہ عجم
حامی خلق خدا، ہادئ دیں، جبل متیں

مفتی شرع مبیں، شمس ضُحیٰ، بدر دُجیٰ
ماحی بدعت و خورشید ہدا محیی دیں

صنعت ممکنۂ حضرت ربّ العزت
قدرت ظاہرۂ خالق افلاک و زمیں

مرجع خلق، جہاں شاہ، پناہ عالم
کعبہ عز و شرف، کیف زمن، قبلۂ دیں

نور حق، شمع شبستان حریم ایماں
قطب دیں، ساقی سرچشمۂ عرفان و یقیں

نوحؑ توقیر، مسیحا نفس، آدمؑ صفوت
موسیٰؑ اجلال، خضرؑ قدر، محمدؐ تمکیں

خسرو عالمیاں، چارہ گر اہل جہاں
سرور کون ومکاں، بادشہ عرش نشیں

معدن فیض و سخا، مرجع مخلوق خدا
مصدر لطف و عطا حامی ناکام و حزیں

سرور دیں نے کسی وقت بھی جو باتیں کیں
آب زر سے وہ لکھے جانے کے قابل ٹھہریں

روز حشر اُس کے گنہ بخش دیئے جائیں گے
جس گنہ گار کے دل میں ہے ولائے شہ دیں

چھادنی چھائے جہاں پر یہ مجسم رحمت
رحمت حضرت باری کا بسیرا ہے وہیں

فیض سرور سے رہا کوئی نہ محتاج و فقیر
لطف مولا سے رہا کوئی نہ مغموم و حزیں

شاہ کی بات میں اور آیت قرآنی میں
بخدائے دو جہاں یک سرمو فرق نہیں

اے مددگار دو عالم کہ تری ایک نظر
غم زدوں کے لئے ہے قلب و جگر کی تسکیں

تیرے اوصاف، پیمبر نے بیاں فرمائے
تیری توصیف میں نازل ہوا قرآن مبیں

منزل آیۂ تطہیر، ترا گھر ٹھہرا
تجھ کو معصوم سمجھتے ہیں تمام اہل یقیں

تیرے محبوب پہ رہتی ہے نگاہ رحمت
ہے وہ اللہ کا دشمن، جو ترا دوست نہیں

ہر فضیلت میں رہا آپ ہی تو اپنی مثال
بخدا مثل خدا کوئی ترا مثل نہیں

قلب قرآن کا یٰسین کو سب کہتے ہیں
اور قرآن تجھے کہتا ہے قلب یٰسیں

تو جہاں رکھے یہ اخلاص جبین اقدس
سجدہ گاہ ملک العرش نہ ہو کیوں وہ زمیں

بندگی تیری ہے وہ آئینہ راز و نیاز
جس میں کچھ اور بجز جلوۂ معبود نہیں

اس کا دل، اس کی جناں، اس کے رسول، اس کا خدا
تیرا دلدادہ جو دنیا میں ہے اے سرور دیں

تیرے رخسار، مہ و مہر سے بڑھ کر تاباں
لوح محفوظ کے مانند، پُراسرار جبیں

چار دن کی وہ تری انجمن آرائی دہر
سچ تو یہ ہے کہ زمانہ کبھی بھولے گا نہیں

کبھی مسکینوں کی حالت پہ نظر فرمائی
کبھی محتاجوں سے بالطف و کرم باتیں کیں

جب تلک بھیج نہ لے تجھ پہ مصلی صلوات
بخدا اس کی نماز ایک بھی مقبول نہیں

تیری محتاج ہوئی، غیرت شاہان جہاں
تیرے محکوم بنے، قاضی دین و آئیں

سبق آموزِ رضا، تیری عبادت بخدا
نظر افروز وفا، خاک پہ وہ تیری جبیں

موجزن دل میں ہے، اک قلزم فیض و بخشش
سیم و زر درہم و دینار مگر پاس نہیں

ہر دل افگار و جگر خستہ کا ہمدرد و کفیل
ہر پریشان و گرفتار مصیبت کا معیں

مصحف رب میں امامت پہ تری نص صریح
حق نے فرمایا تجھے باد شہ کشور دیں

نہ کریں اپنی عبادت پہ بھروسہ نہ کریں
باغ رضواں ترے اعدا کے مقدر میں نہیں

تو نے فرمایا ہے اسلام کا سکہ رائج
تو نے ایمان کے ارکان کئے ہیں تلقیں

تیری ہر بات نہ ہو کس لئے اللہ پسند
مرضئ حق کے سوا کچھ تجھے درکار نہیں

تیرے بدخواہوں کا دشمن ہے خداوندکریم
جز جہنم کے جگہ ان کی نہیں اور کہیں

شش جہت، حشر تلک تابع فرماں تیری
ہفت اقلیم، ازل سے ہیں ترے زیر نگیں

مدّعی عشق و محبت کے بہت ہیں لیکن
جز ترے عاشق جانبازِ خدا کوئی نہیں

عسکریؑ ہے لقب اور نام حسنؑ ہے تیرا
تو نے کی از سر نو خلق حسن کی تزئیں

کلمہ گو در پئے آزار رہے شام و سحر
ہو گیا زہر دغا تیرے لئے خنجر کیں

کیوں ہوا دشمن جاں معتمد عباسی
کوئی تقصیر بھی تیری نہ تھی اے سرورؑ دیں

معتمد نام تھا دیتا نہ تجھے زہر دغا
نام کا پاس ہی کر لیتا کچھ اے کاش لعیں

معتمد نام کا شخص اور دغاباز افسوس
کیا بھروسہ کریں اب نام پر ارباب یقیں

”نام سے کام نکلتا نہیں لے، جوہر اصل“
بدتر از ذرہ ہے چمکے نہ اگر مہر مبیں

آئینہ ہی نہ صفا رکھے تو پھر پتھر ہے
چہرہ پتھر میں نہ دیکھے گا کوئی ماہ جبیں

معتمد ہو کے تجھے زہر کھلایا صد حیف
نام ہی نام کسی کام کا در اصل نہیں

سامرے میں تجھے دفنایا ابوالقاسمؑ نے
آسماں قدر نہ ہو دہر میں کیونکر وہ زمیں

تیرے روضہ میں جو پہنچا دے مجھے بخت رسا
دل میں آئے نہ کبھی آرزوئے خلد بریں

اے مجسم کرم، اے مرجع مخلوق خدا
نظر لطف سوء قدسیؔ ناشاد و حزیں

بہر خالق مددے بہر پیمبرؐ مددے
کہ مددگار مرا تیرے سوا کوئی نہیں

اپنی حالت نہ کہوں تجھ سے تو پھر کس سے کہوں
وہ کہاں جائے نہ جس کا کہ ٹھکانا ہو کہیں

دُر مقصود سے دامان تمنا بھر دے
تیرا مداح رہے کب تلک آخر غمگیں

جز تری مدح کے ممدوح خداوندِ جلیل
میرے دامان عمل میں، عمل خیر نہیں

منقبت حضرت ابوطالبؑ

ادیبہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی

معلمہ جامعۃ الزہراء، تنظیم المکاتب، بڑا باغ، لکھنؤ

مدینہ تیرا ہے تیرا نجف ابوطالبؑ
تجھے حصول ہیں صدہا شرف ابوطالبؑ

تری طرف ترا بیٹا ترا بھتیجا ہے
زمانہ کیوں نہ ہو تیری طرف ابوطالبؑ

ہے دوست تیرا تو گوہر نگاہِ مرسلؐ میں
عدو ترا بخدا ہے خذف ابوطالبؑ

ضرور دولت کونین تیرے ہاتھ میں ہے
خدا کا ہاتھ ہے تیرا خلف ابوطالبؑ

رسولؐ تیرا بھتیجا، امام تیرے پسر
شرف پہ پائے ہیں تو نے شرف ابوطالبؑ

ہے تو رسولؐ کے پیچھے، کبھی عقب میں تو دیکھ
ہے تیرے پیچھے رسولوں کی صف ابوطالبؑ

تو ہی ہے موجدِ نعتِ نبیؐ زمانے میں
ہے تیرا سب سے یہ اچھا شغف ابوطالبؑ

جو تیرے دین پہ شک کر رہے ہیں بے دینے
خدا کا دین ہے ان پر الف ابوطالبؑ

قسیم نار و جناں کے پدر! عدو کی ترے
نمازیں ہوگئیں ساری تلف ابوطالبؑ

یہ چند شعر تری منقبت میں لکھّے کیا
ندیؔ کو مل گئے دُرِّ نجف ابوطالبؑ